نماز کے بعد کے اذکار مسنونہ

پروفیسر حافظ عبدالعلی ازہری، لندن

اسلام صفائی اور پاکیزگی کا دین ہے۔ دنیا میں جتنے ادیان غلط یا صحیح پائے جاتے ہیں، کسی نے صفائی پر اتنا زور نہیں دیا ہے جتنا اسلام نے دیا ہے۔ اسلام نے اسے ایمان کا جزء قرار دیا ہے۔ (الطھور شطر الایمان) ایک مسلمان کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہر قسم کی ظاہری اور باطنی آلائشوں سے پاک رکھے، اس کا جسم پاک ہو، اس کے کپڑے پاک ہوں اور جس جگہ وہ اپنے رب کی عبادت کیلئے کھڑا ہوتا ہے وہ جگہ بھی پاک وصاف ہو۔ سب سے پاکیزہ جگہ مسجد ہے۔

''آبادیوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین جگہ مساجد ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔''

[صحیح مسلم] مسجدوں کو صاف ستھری رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا ہے اور ان کو پاک وصاف رکھنے اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔'' [ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ]

اسی طرح آپؐ نے یہ ہدایت دی کہ مسجدوں کو نقش ونگار سے پاک رکھا جائے۔ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے مسجدوں کو بلند کرنے اور آراستہ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ پھر ابن عباسؓ نے کہا کہ تم لوگ مسجدوں کو اس طرح سنوارو گے اور آراستہ کرو گے جس طرح یہود ونصاریٰ اپنے عبادت خانوں کو سنوارتے ہیں۔ [ابوداؤد]

حضرت انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگ مسجدوں کو خوبصورت سے خوبصورت ترین بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ [ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابن ماجہ]

قیامت کی یہ علامت آپ کو بہت ساری مسجدوں میں نظر آئے گی، ان کو طرح طرح کے نقش ونگار سے سنوارا جاتا ہے۔ بہت ساری مسجدوں میں اللہ اور محمد قبلہ کی طرف محراب کے اُوپر لکھا جاتا ہے، مسلمان

اپنے پیغمبر محمد ﷺ کی پوجا نہیں کرتا، پھر قبلہ کی طرف آپ کا نام لکھنے کا کیا مطلب ہے؟ بلکہ مسلمان تو ایک ایسے معبود کی عبادت کرتا ہے جس کو اس نے دیکھا نہیں۔ آج کل ایک نئی چیز دیکھنے میں آ رہی ہے۔ وہ یہ کہ مسجدوں میں بڑے بڑے پوسٹر لٹکائے جاتے ہیں جن میں نماز کے بعد کے اذکار مسنونہ درج ہوتے ہیں۔ میں جس مسجد میں نماز پڑھتا ہوں اس میں سامنے دو بڑے بڑے پوسٹر لگے ہوئے ہیں جس میں سلام پھیرنے کے بعد کی دعائیں لکھی ہوئی ہیں، عربی کے ساتھ اردو ترجمہ بھی ہے۔

سنا ہے کہ یہ پوسٹر عرب ملکوں سے آتے ہیں اور ہندو پاک کے مسلمان دیار مقدسہ سے آئی ہوئی ہر چیز کو مقدس سمجھتے ہیں اور بڑی عقیدت سے ان کو دیکھتے ہیں۔ یہ پوسٹر کچھ صحیح اذکار پر مشتمل ہیں اور کچھ باتیں زیادہ درست نہیں خصوصاً حوالہ جات میں گڑبڑ ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ان اذکار کی ابتداء استغفر اللہ'' سے کی گئی ہے۔ یعنی'' اللہ اکبر '' غائب۔ ہماری مسجد کی انتظامیہ نے یہ مہربانی کی کہ'' اللہ اکبر'' کا اضافہ کر دیا۔ سلام کے بعد بلند آواز سے تکبیر حدیث سے ثابت ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں:'' میں رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہونے کو تکبیر سے جانتا تھا'' یہ حدیث صحیح بخاری (۸۴۱) اور صحیح مسلم (۵۸۳) میں ہے۔ سنن میں بھی یہ روایت آئی ہے لیکن صحیحین میں کوئی حدیث مل جائے تو پھر دوسری کتابوں میں تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ابن عباسؓ کی یہی حدیث اس طرح بھی آئی ہے، **ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبة کان علی عهد النبی ﷺ قال ابن عباسؓ کنت اعلم اذا انصرفوا بذالک اذا سمعته** [صحیح بخاری ۸۴۱، صحیح مسلم ۵۸۳] یعنی فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر نبی اکرم ﷺ کے عہد میں رائج تھا، جب میں اس کو سنتا تھا تو جان لیتا تھا کہ نماز ختم ہوگئی ہے۔

ہماری مسجد میں جو پوسٹر لگا ہوا ہے اس کی بیشتر باتیں صحیح ہیں، ذیل میں اس کی تفصیل ہے

(۱) تین مرتبہ **استغفر اللہ** کہنے کے بعد **اللهم انت السلام و منک السلام، تبارکت یا ذاالجلال والاکرام**. [صحیح مسلم ۵۹۲، میں حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز ختم کرنے کے بعد یہ پڑھتے تھے۔

(۲) **رب اعنی علی ذکرک و شکرک و حسن عبادتک**. [ابوداؤد ۱۵۲۲، نسائی ۱۳۰۴] یہ دُعا

پڑھنے کی وصیت آپ ﷺ نے حضرت معاذ ؓ کو کی تھی۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ **دبر کل صلاۃ** یہ پڑھنا مت ترک کرنا۔امام ابن القیمؒ فرماتے ہیں کہ یہ سلام سے پہلے یا بعد میں پڑھی جائے۔انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے اپنے شیخ یعنی ابن تیمیہؒ سے اس سلسلے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ''ہر چیز کی **دبر** اس کا حصہ ہوتی ہے جیسے جانوروں کی دبر، اس کا مطلب یہ ہوا کہ امام ابن تیمیہ اس دعا کو نماز کے اندر پڑھنے کو صحیح سمجھتے تھے۔

(۴) **(لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد و هو علی کل شئی قدیر، اللهم لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت، و لا ینفع ذا الجد منک الجد).**

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے یہاں بھی ''**دبر کل صلاۃ مکتوبة**'' کے الفاظ آئے ہیں۔[صحیح بخاری ۸۴۴ اور صحیح مسلم ۵۹۳] **(لا اله الا الله وحده لا شریک له، له الملک وله الحمد و هو علی کل شئی قدیر، لا حول و لا قوة الا بالله، لا اله الا الله، و لا نعبد الا ایاه، له النعمة و له الفضل و له الثناء الحسن، لا اله الا الله مخلصین له الدین و لو کره الکافرون).** عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تھے تو بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے تھے۔'' [صحیح مسلم]

(۵) **تسبیحات:** سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار، اللہ اکبر ۳۴ بار، یہ سب ملا کر ۹۹ ہوئے اور سو پورا کرنے کیلئے **(لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک و له الحمد و هو علی کل شئی قدیر)** یہ روایت حضرت ابوہریرہؓ سے صحیح مسلم میں مذکور ہے [۵۹۷]

اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''جو اس دعا کو کرے گا اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''

(۶) **آیۃ الکرسی:** حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا اس کو جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی اور چیز نہیں روکے گی۔یعنی مرنے کے بعد وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔یہ روایت ابن حبان میں ہے، شیخ البانی نے اس کو الصحیحۃ ۹۷۲] میں ذکر کیا ہے اور اس پر بحث کی ہے۔ابن القیم نے زاد المعاد [۱/ ۳۰۳] میں نسائی کی ''سنن کبریٰ'' کے حوالے سے ذکر کیا ہے اور کچھ دوسری روایات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔

(۷) آخری تین سورتیں ﴿قل هو الله احد﴾ ﴿قل اعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿قل اعوذ برب الناس﴾ ہمارے پوسٹر میں لکھا ہے کہ یہ سورتیں، ظہر، عصر اور عشاء کے بعد ایک ایک مرتبہ اور فجر اور مغرب کے بعد تین تین مرتبہ پڑھنی چاہئیں، حوالہ دیا ہے [ابوداؤد اور نسائی ۱۳۳۶] کا۔

ان تینوں سورتوں کے پڑھنے سے متعلق حدیث۔ حضرت عقبہ بن عامر سے آئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ہر نماز کے بعد پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ اس کو ابوداؤد (۱۵۲۳) ترمذی (۹۰۵) نسائی (۱۳۳۷) اور امام احمد نے مسند (۲۱۱/۴) میں روایت کیا ہے۔ ابن القیمؒ نے ابن حبان اور حاکم کا بھی حوالہ دیا ہے۔ کسی بھی روایت میں یہ نہیں ہے کہ مغرب اور فجر میں انہیں ۳،۳ مرتبہ پڑھا جائے اور بقیہ نمازوں میں ایک ایک بار۔ پتہ نہیں کہاں سے یہ تفریق ان کو ملی اور اس کو بیان کیا جا رہا ہے۔

البتہ ایک حدیث ابوداؤد (۵۰۸۴) میں اس طرح سے آئی ہے: معاذ بن عبداللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک شدید اندھیری اور بارش والی رات میں نبی اکرم ﷺ کو تلاش کرنے کیلئے نکلے تاکہ وہ نماز میں ہماری امامت کرائیں۔ ہم کو ملنے پر آپؐ نے فرمایا: کہو! میں نے پھر کچھ نہیں کہا، جب تیسری بار آپؐ نے فرمایا: کہو! تو میں نے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ: کیا کہوں؟ آپؐ نے فرمایا ﴿قل هو الله احد﴾ اور معوذتین صبح وشام تین مرتبہ، یہ تمہارے لئے ہر چیز سے کافی ہوگی۔

یہ روایت ترمذی (۳۵۷۵) اور نسائی (۵۴۲۰) میں بھی آئی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ نے صبح وشام میں ان کو تین مرتبہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ مغرب اور فجر کا کوئی ذکر نہیں بلکہ نماز کے بعد پڑھنے کا بھی ذکر نہیں۔ ہماری مسجد کے پوسٹر میں سب صحیح باتیں لکھی ہیں، صرف حوالہ جات میں کچھ گڑبڑ ہے، اس میں ایک اہم بات چھوڑ دی گئی ہے اور وہ ہے:

(اللهم انی أعوذ بک من البخل و أعوذ بک من الجبن و أعوذ بک من أن ارد الی ارذل العمر و أعوذ بک من فتنة الدنیا و أعوذ بک من عذاب القبر) یہ روایت صحیح بخاری ۶۳۶۴ میں مصعب بن سعد بن ابی وقاصؓ سے ہے کہ ان کے والد سعد بن ابی وقاصؓ جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اپنے بچوں کو اس کے پڑھنے کا حکم دیتے تھے اور کہتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

اس بڑے پوسٹر کے ساتھ کسی نے ایک اور پوسٹر لگا دیا جس میں دعاؤں کا ترجمہ انگلش میں ہے، اس میں بھی اللہ اکبر غائب ہے اور (اللھم لا مانع لما اعطیت) سے پہلے (لا الہ الا اللہ وحدہ......) نہیں ہے جب کہ روایات میں یہ دونوں جزو ساتھ ہیں۔ اس میں ایک اور دعا کا اضافہ ہے، (اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک) یہ دُعا رات کو سوتے وقت پڑھنے کی ہے۔ کسی بھی روایت میں نماز کے بعد اس کے پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔[ترمذی ۳۳۹۹، نسائی السنن الکبریٰ ۷۵۳، عمل الیوم واللیلۃ ۷۵۸، ابن ماجہ ۳۸۷۷، احمد فی المسند ۴/۲۹۰م ۲۹۸۰، ۳۰۳] اور سب سے غلط یہ ہے کہ تبعث میں ت پر ضمہ لکھا گیا ہے، اس سے مطلب بالکل غلط ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا نہ یہ کہ وہ زندہ ہوگا۔ نعوذ باللہ۔

اور آخر میں یہ تسبیح لکھی ہے: (لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت و ھو علی کل شئی قدیر) اور لکھا ہے کہ مغرب اور فجر کے بعد اسے دس مرتبہ پڑھنا چاہیے۔ یہ دعا بازار میں داخل ہونے کے وقت پڑھنے کی ہے جیسا کہ ترمذی ۳۴۲۸ کی روایت میں ہے اور ترمذی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ روایت ابن ماجہ ۲۲۳۵ میں بھی ہے۔ یہ دعا ترمذی نے ایک جگہ اور ۳۴۶۸ ذکر کی ہے اور اس کا ثواب نبی اکرم ﷺ نے یہ بتایا ہے کہ جو آدمی ایک دن میں اسے سو بار پڑھے گا اس کیلئے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ اس کیلئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو خطائیں معاف ہوں گی اور وہ اس کیلئے شام تک شیطان سے حفاظت کا وسیلہ ہوگا اور کسی کا کوئی کام اس سے بہتر نہیں ہوگا الا یہ کہ وہ اس سے زیادہ کرے۔ ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ یہ حدیث صحیح بخاری ۶۴۱۲ اور صحیح مسلم ۲۶۹۱ میں بھی ہے لیکن ان میں یحیی و یمیت کے الفاظ نہیں ہیں۔

اس طرح ترمذی ۲۵۵۲ نے اسے ایک جگہ ذکر کیا ہے اور اس میں ہے کہ جس نے اسے دس مرتبہ پڑھا اس کو اسماعیل کی اولاد کے چار غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ یہ روایت بخاری ۶۴۰۴ میں بھی ہے مگر اس میں صرف ایک غلام آزاد کرنے کا ذکر ہے۔ اس طرح مسلم ۲۶۹۲ میں بھی ہے۔ اس میں بھی یحیی و یمیت کے الفاظ نہیں۔ ان ہی الفاظ کی وجہ سے علامہ البانی نے اسے ضعیف الجامع الصغیر میں درج کیا ہے۔ اور وجہ بھی بتا دی ہے۔ ان تمام روایتوں میں کہیں بھی فجر اور مغرب کے بعد پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔

البتہ ایک روایت شیخ البانی نے ضعیف الجامع الصغیر میں ترمذی اور ابن ماجہ کے حوالے سے ذکر کی ہے جس میں دبر صلاۃ الفجر کے الفاظ ہیں اور اس کا ثواب بتایا ہے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس برائیاں مٹائی جائیں گی اور دس درجے بلند کئے جائیں گے، اس طرح شیخ البانی نے ایک اور حدیث اس مفہوم کی ذکر کی ہے جس میں مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے، یہ دونوں روایتیں ضعیف ہیں۔

ان پوسٹروں کی وجہ سے بعض غلط باتیں لوگوں کے درمیان رائج ہو جاتی ہیں، اس کا ادراک کرنا جماعت اہل حدیث کے علماء کا کام ہے لیکن یہ پوسٹران کی بعض مسجدوں میں چسپاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو غلط کاموں سے رکنے اور روکنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک اور مصیبت ہمارے کچھ اماموں کی طرف سے آئی ہے، وہ یہ کہ سلام پھیرنے کے بعد وہ پڑھتے ہیں (اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذاالجلال والاکرام سمعنا و اطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر سبحان ربک رب العزة عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین) مقتدی لوگ اس پر آمین بولتے رہتے ہیں، یہ دعا امام اور مقتدی ہاتھ اُٹھا کر پڑھتے ہیں جب تک امام یہ کام نہیں کر لیتا کوئی اپنی جگہ سے نہیں ہلتا اور یہ کام سلام کے فوراً بعد قبلہ رخ ہو کر کیا جاتا ہے۔ صرف فجر اور عصر کی نماز کے بعد امام مقتدیوں کی طرف رخ کر کے بیٹھتا ہے۔

ابن القیمؒ نے لکھا ہے کہ نماز کے بعد دعا کا کوئی ثبوت نہیں۔ اس طرح صرف فجر اور عصر کی نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ کرنا نہ آپ سے ثابت ہے اور نہ خلفائے راشدین میں سے کسی سے بلکہ ہر نماز میں سلام کے بعد آپ مقتدیوں کی طرف رخ کر کے بیٹھتے تھے۔ [زاد المعاد: ۱/۲۵۷، ۲۹۵]۔

ابن القیمؒ کے کلام سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ بدعت ان کے زمانہ میں بھی پائی جاتی تھی، جب کوئی کام ایک مرتبہ جڑ پکڑ جائے تو اس کو ختم کرنا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر بدعت سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

ایک اور عام بات دیکھنے میں آئی ہے جو خاص طور پر تبلیغی جماعت کے لوگ کرتے ہیں، وہ فرض نماز کے بعد فوراً دایاں ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھتے ہیں (جو کہ ہمارے علاقہ میں افسوس کا اظہار کرنے کیلئے کیا جاتا ہے) اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے کچھ گنتے ہیں، مجھے تو آج تک پتہ نہیں چلا کہ وہ لوگ کیا گنتے ہیں اور اس طرح کرنے کا ثبوت ان کو کہاں سے ملا؟